داعی کی دعا

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

بے علم تھا' نورِ علم عطا کیا گیا' ناواقفِ راہ تھا' راہِ راست کی طرف ہدایت بخشی گئی۔ کمزور اور پست ہمت تھا' صبر وثبات اور استقامت کی توفیق دی گئی۔ بے سروسامان اور بے یارومددگار تھا' خزانۂ غیب سے ہر ہر قدم پر سروسامان بہم پہنچایا گیا...... یہ تو وہ احسانات ہیں' جن کو میں جانتا ہوں اور ان کا بھی پورا پورا شکر ادا کرنا میری قدرت سے باہر ہے۔ رہے وہ بے شمار احسانات جن کی مجھ کو خبر تک نہیں تو ان کا شکر کیسے بجالاؤں؟ بجز اس کے اور کیا کہہ سکتا ہوں ع

شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو

مگر حق تعالیٰ اپنے فضل واحسان میں جیسا فیاض ہے' یہ بندہ اُس سے فضل واحسان کی طلب میں ویسا ہی حریص ہے۔ اس نے جو کچھ دیا ہے اس پر شکر ضرور ہے' مگر قناعت نہیں۔ خدا کے مقابلے میں قناعت کیسی......؟ وہ دینے سے نہیں تھکتا' تو بندہ مانگنے سے کیوں تھکے؟ اور اس سے نہ مانگے تو کس سے مانگے؟

میں علم کا پیاسا ہوں' اور اس پیاس کو بجھانے والا اس کے سوا کوئی نہیں۔ میری عقل وفہم میں ہزاروں کوتاہیاں ہیں' اور ان کو دُور کرنے والا اگر کوئی ہے تو وہی ہے۔ میرا دل بے چین ہے' میری روح مضطرب ہے' میرا دماغ سکون سے محروم ہے۔ خدا ہی ہے جو اس بیماری کا مداوا کر سکتا ہے۔ میں گناہوں میں گھرا ہوا ہوں' میرے عمل میں لاکھوں خامیاں ہیں' میری فطرت کی کمزوریاں قدم قدم پر مرضاتِ الٰہی کے اتباع سے مجھ کو روکتی ہیں' خدا کے سوا کوئی نہیں' جو میرے ان عیوب کی اصلاح کرے اور عملِ صالح کی توفیق بخشے۔ میں اس سے خلوصِ نیت کا طلب گار ہوں' صحت فکر اور سدادِ نظر مانگتا ہوں' الحب للّٰہ والبغض للّٰہ کی توفیق چاہتا ہوں۔ میں اس سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے بندوں سے بے نیاز کر کے صرف اپنا نیاز مند بنائے' محبت اور خوف اور طمع کا تعلق سب سے توڑ کر صرف اپنے ساتھ جوڑ دے۔ اور اتنی قوت و طاقت عطا فرمائے کہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں اپنے دل کے سب حوصلے نکال سکوں۔ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ ۖ عَسٰٓی اَلَّآ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ○ [میں تو اپنے رب ہی کو پکاروں گا' امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر نامراد نہ رہوں گا۔ مریم ۱۹:۴۸]۔

(ترجمان القرآن' محرم ۱۳۵۵ھ' مارچ ۱۹۳۶ء' ص ۲-۳)

جماعت اسلامی ضلع وسطی' کراچی